مطبوعات

جامِ طہور مصنّفہ: مولوی عبدالرحمن صاحب عاجز مالیر کوٹلوی۔

رحمانیہ دارالکتب۔ امین بازار لائل پور۔

صفحات: ۴۴۴ قیمت عام: -/۲۴ روپے جہیز ایڈیشن: -/۴۰ روپے

امیٹیشن آرٹ پیپر پر نہایت خوبصورت حاشیہ کے ساتھ یہ کتاب مصنّف نے خود طبع کرائی ہے۔ کتاب کے دو حصّے ہیں حصّہ نثر اور حصّہ نظم۔ کتاب کے آغاز میں چند اہل قلم کی تقریظات درج ہیں جن میں مولانا غلام رسول مہر مرحوم اور جناب احسان دانش کے نام قابل ذکر ہیں۔ مصنف نے آغاز کتاب میں موت کو یاد رکھنے پر بہت زور دیا ہے اور پھر شعرائے کرام کی خدمت میں گذارش کی ہے کہ وہ حسان بن ثابتؓ کے انداز میں شاعری کریں اور مبالغہ اور خرافات سے بچیں۔ اس کے بعد شاعری کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ بیان کرنے کے بعد اپنی شاعری کے متعلق لکھا ہے کہ اس سے مقصود فنی شاعری اور تغزل نہیں ہے بلکہ محض تبلیغِ دین ہے اور اپنے بارہ سالہ قیام مکہ کے حالات لکھے ہیں۔ حصّہ نظم میں بعض نظمیں بہت اچھی ہیں۔ حمد و نعت کے مضامین جائز حدود کے اندر رہتے ہوئے بہت خوب بیان کیے ہیں۔ البتہ متعدد اشعار شعریت سے خالی ہیں۔

کتاب کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاپیاں پڑھنے میں پوری احتیاط نہیں برتی گئی چند مقامات درج ذیل ہیں:۔

صفحہ ۱۳۳ پر ہجرت کے وقت مکہ سے نکلنے کی عیسوی تاریخ ۱۲ ستمبر ۱۶۲۱ء اور صفحہ ۱۳۴ پر غار ثور سے مدینہ روانہ ہونے کی تاریخ ۱۶ ستمبر ۶۲۲ء درج ہے ظاہر ہے کہ پہلی تاریخ میں کتابت کی غلطی ہے۔ اسی طرح صفحہ ۱۴۵ پر فاصلہ کے بجائے فیصلہ لکھا گیا ہے۔ صفحہ ۱۵۱ پر دریدہ دہنوں کی جگہ دیدہ دہنوں چھپ گیا ہے۔ صفحہ ۱۵۲ پر عتبہ اور شیبہ کے بجائے عتبہ بن شیبہ لکھا ہوا ہے۔ صفحہ ۱۵۴ پر اعوذ بنور وجهك الذی کا ترجمہ "تیری ذات کے نور سے پناہ چاہتا ہوں" کیا گیا ہے جو غلط ہے۔

محترم شاعر کے بعض اشعار ایسے ہیں جنہیں اس مجموعہ سے نکال دینا چاہیے۔ مثال کے طور پر:۔

- تم کو میں آ کے ملوں جام شہادت پی کر ۔۔۔ تہ شمشیر رہوں یا میں تہ دار رہوں
- اے مرد مجاہد تو بڑھا چل تو بڑھا چل ۔۔۔ یہ سیل رواں دیکھ نہ وہ کوہ گراں دیکھ
- پہنچائے وہ ترے کارواں کو خاک منزل پہ ۔۔۔ جو خود آوارہ ہو گم گشتہ راہ کارواں ہو کر
- اللہ کے ولیوں کی یہ پہچان ہے اے دوست ۔۔۔ دیتے ہیں دُعا اُن کے وہ دشنام ہمیشہ
- ایک مسلم کا ذہن ہے عطردان اسلام کا۔

  اسلام کا عطردان کس قدر عجیب ترکیب ہے۔
- خود بخود ہو جائے گا روشن حساب زندگی۔
- تیرے ہر ایک کام سے ہے وہ خبیر باخبر ۔۔۔ دن کی روشنی میں ہو یا وہ شب سیاہ میں
- اسی طرح اخیر وقت (ص ۳۹۳) اُردو میں مستعمل نہیں۔

جاگو اور جگاؤ مصنف: راز کاشمیری

ضخامت: ۸۰ صفحات ۔ سائز: ۲۷×۱۷/۸ ۔ قیمت: پانچ روپے

پبلشر:۔ سدا بہار پبلیکیشنز گنپت روڈ ۔ لاہور

"جاگو اور جگاؤ" طلبا کے لیے اسلامی، اصلاحی اور اخلاقی نظموں کا مجموعہ ہے۔ عبدالمنان راز کاشمیری ایم اے اس کے مصنف ہیں جو ایک معروف شاعر ہیں۔ بچوں کے لیے انہوں نے خاص طور پر بہت لکھا ہے۔

جاگو اور جگاؤ صوری اور معنوی لحاظ سے قابل قدر اور دلکش کتاب ہے۔ راز کاشمیری صاحب نے کتاب کے آغاز میں لکھا ہے کہ ان نظموں کے سلسلہ میں اُن کے پیش نظر تین مقاصد ہیں:۔

۱۔ اسوہ حسنہ کی روشنی میں بچوں کی تعمیر سیرت۔

۲۔ طلبا میں نظریہ پاکستان کا شعور پیدا کرنا۔

۳۔ طلباء کو اچھے مسلمان شہری بنانا۔

اور یہ حقیقت ہے کہ وہ اِن مقاصد کو پیش کرنے میں پوری طرح کامیاب رہے ہیں۔ موضوعات اسلامی، اخلاقی اور قومی ہیں۔ جہاں تک زبان و بیان کا تعلق ہے سادہ، سلیس اور دلکش ہے۔

سدا بہار پبلیکیشنز نے "جاگو اور جگاؤ" نہایت اہتمام سے شائع کی ہے۔ پوری کتاب دو رنگی کتابت و طباعت سے مزین ہے۔ ہر صفحہ پر تصاویر اور فطری مناظر ہیں۔ سرورق چار رنگا ہے اور بچوں کے مزاج اور نفسیات کے لحاظ سے نہایت خوبصورت اور پُرکشش ہے۔ کاغذ سفید عمدہ، سرورق آرٹ پیپر پر ہے۔

بچوں کے ادب میں خاص طور پر مغربی ادب میں اتنی خوبصورت کتاب اب تک شائع نہیں ہوئی۔ ہم اس کتاب کے مطالعہ کی پُرزور سفارش کرتے ہیں۔

WHITHER ASIA ایشیا کی منزل	مصنف: پروفیسر محمود بریلوی صاحب۔ صفحات: ۲۱۳ قیمت: ۲۲ روپے ۵۰ پیسے

ناشر: پروفیسر محمود بریلوی - پوسٹ آفس بکس ۵۲۹۴ - کراچی ۲

پاکستان براعظم ایشیا میں واحد ایسی ریاست ہے جو ایک عقیدہ اور نظریہ کی بنا پر معرضِ وجود میں آئی ہے۔ لیکن جس خطۂ ارض میں یہ نظریاتی ریاست واقع ہے اُس کی فضا نہ صرف اس کے موافق نہیں ہے بلکہ سخت مہلک بھی ہے۔ یہ ریاست چاروں طرف سے دوسرے نظریات کی حامل قوموں کی یلغار کی زد میں ہے۔ لہٰذا پاکستان کے تحفظ و بقا کے لیے ضروری ہے کہ اس کے گردوپیش میں وقتاً فوقتاً جو سیاسی اور تہذیبی تغیرات رونما ہوتے رہتے ہیں ان کا گہرا جائزہ لے کر عوام کو ان سے روشناس کرایا جائے۔

زیرِ تبصرہ کتاب اسی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ اس میں براعظم ایشیا کے مختلف ممالک میں اُبھرنے والی تحریکوں کا ایک مختصر مگر فکرانگیز جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب میں ہر ملک کے بارے میں مفید معلومات جمع کردی گئی ہیں۔ مثلاً رقبہ، آبادی، قدرتی وسائل اور مختلف ممالک کی تحریک ہائے آزادی کے محرکات اور عوامل کا تذکرہ ملتا ہے۔ ایک پاکستانی کے نقطۂ نظر سے کتاب کا وہ حصّہ نہایت اہم ہے جس میں پاکستان اور بنگلہ دیش کے حالات کا تذکرہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے تحریک پاکستان میں علماء کے کردار اور سقوطِ مشرقی پاکستان کے سیاسی عوامل پر روشنی پڑتی ہے۔ کتاب میں اشتراکی عناصر کی سرگرمیوں و طریقِ کار اور بڑی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

روس اپنے "ایشیائی سلامتی تنظیم" کے بارہ میں اپنے سیاسی دائرۂ اثر کو جس سرعت اور چابکدستی سے وسعت دے رہا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے جو حربے اور ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے اُس کی ایک نمایاں جھلک کتاب میں نظر آتی ہے۔ کتاب صرف معلومات کا ایک بے روح مجموعہ نہیں بلکہ اس میں مسلمانوں کے لیے اپنے دینی اور ملی تشخص کے حفظ و بقا کی جدوجہد اور سعی و عمل کی تحریک بھی موجود ہے۔

ہمارے خیال میں اس کتاب کا مطالعہ پاکستان کے ہر پڑھے لکھے شہری کو کرنا چاہیے۔ تاکہ وہ اپنے دشمنوں کی سازشوں سے واقفیت حاصل کر کے اپنے تحفظ و دفاع کے لیے مناسب اقدامات کر سکے۔

مناظرِ قیامت مترجم

تالیف: سید قطب شہید مترجم: محمد نصر اللہ خاں صاحب خازن

صفحات: ۳۵۸ طباعت: آفسٹ کاغذ عمدہ سفید

ناشر: مکتبہ ظفر گجرات پاکستان - قیمت: ۱۶ روپے ۵۰ پیسے

سید قطب شہید کی ذات کسی مسلمان کے لیے محتاجِ تعارف نہیں - وہ ایک بہت بڑے عالم دین مفکر اور صاحب طرز ادیب اور انشاء پرداز ہیں - ان کی تحریریں دلوں کو گرماتی ہیں اور ذہن کو علم و ایقان سے مالا مال کرتی ہیں - ان کی فکر اسلامی اور ان کا استدلال محکم ہے - یہی وجہ ہے کہ ان کی کتابیں قبولِ عام حاصل کر رہی ہیں اور مختلف زبانوں میں ان کے تراجم ہو رہے ہیں - ان کی جن کتابوں کا اُردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے وہ یہ ہیں - "جادہ و منزل"، "اسلام کا روشن مستقبل"، "امن عالم اور اسلام" اور "قرآن اور دعوتِ انقلاب"۔ اب جناب محمد نصر اللہ خان صاحب خازن نے اُن کی عربی تصنیف "مشاهد القيامة فی القرآن" کو اُردو قالب میں "مناظرِ قیامت" کے عنوان سے پیش کیا ہے۔

کتاب کے پہلے باب میں سید قطب شہید نے مختلف ادوار اور اقوام میں قیامت کے بارے میں جو مختلف اعتقادات اور تصورات پائے جاتے تھے اُن کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور اس تقابلی مطالعہ کے بعد اسلام کا حیات آفریں اور صاف و شفاف عقیدہ بیان کیا ہے جس سے اسلام کے عقیدہ کی صداقت و حقانیت واضح ہو جاتی ہے۔

کتاب کے مصنف کے بقول "مشاہدِ قیامت" سے مراد زندگی بعد موت، محاسبۂ اعمال، جنت اور

دوزخ ہے۔ لہٰذا اس کتاب میں صرف قیامت کے احوال ہی کا تذکرہ نہیں ہے بلکہ جنت کے انعام و اکرام اور نعمتوں اور آسائشوں کا دلکش بیان بھی ہے اور دوزخ کی ہولناکیوں، اُس کی عقوبت خانوں کی رُوح فرسا اور زہرہ گداز منظر کشی بھی کی گئی ہے۔ کتاب میں قیامت اور جنت و دوزخ کے احوال کا صرف سادہ بیان ہی نہیں ہے بلکہ انہیں محسوس، زندہ و متحرک اور اُبھرتی ہوئی نمایاں شکل میں پیش کر کے ان کی مکمل و مجسم تصویر لوگوں کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف مناظر انسان کے جسم و رُوح پر جو اثرات مترتب کرتے ہیں ان کو بھی اجاگر کیا گیا ہے اور ہر منظر کا نفسیاتی پس منظر بھی نہایت حکیمانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

جناب خازن صاحب نے اس قابلِ قدر کتاب کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا ہے۔ کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے کسی مقام پر محسوس نہیں ہوتا کہ یہ کتاب کسی کتاب کی ترجمانی ہے۔ زبان شُستہ، رواں اور ادبی ہے۔ خازن صاحب اپنی اس کاوش پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ کتاب کی کتابت و طباعت بھی اُس کے علمی مقام کے شایانِ شان ہے۔

(بقیہ رسائل و مسائل)

جو سود مجھے ملے اسے حاجت مندوں کی ضروریات پر صرف کروں؟ وہ سود بینک کیوں کھائے؟ کسی ضرورت مند کی ضرورت کیوں نہ پوری کر دی جائے؟ اس معاملے میں میری رہنمائی فرمائی جائے۔

جواب:- روپیہ اگر کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھا جائے تو اس پر کوئی سود نہیں لگتا اور بینک کے لیے کرنٹ اکاؤنٹ کی رقم اپنے کاروبار میں استعمال کرنا خلاف قاعدہ ہے۔ اب اگر وہ اسے سودی کاروبار میں استعمال کرتا ہے تو اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہے کیونکہ ہم تو اس کے پاس حفاظت کے لیے اپنا روپیہ رکھتے ہیں نہ کہ سودی کاروبار کے لیے۔ اس کے برعکس اگر آپ اپنا روپیہ کسی ایسی مد میں جمع کراتے ہیں جس پر آپ کو سود ملتا ہے اور مقصد آپ کا یہ ہوتا ہے کہ اس سود کو غریبوں کی مدد کے لیے استعمال کریں تو یہ ایسا ہی ہوگا جیسے ایک شخص لوگوں کی جیبیں اس غرض کے لیے کاٹے کہ اس سے جو روپیہ ملے گا اس کو وہ غریبوں کے لیے استعمال کرے گا۔